

نظیر اکبر آبادی

(۱۷۳۵ء - ۱۸۳۰ء)

نظیر کا اصل نام، ولی محمد ہے۔ آپ رتی (ہندوستان) میں پیدا ہوئے مگر چوں کہ عمر کا زیادہ حصہ اکبر آباد (آگرہ) میں گزارا، اس لیے اپنے نام کے ساتھ اکبر آبادی لکھتے تھے۔ بارہ بھائیوں میں صرف نظیر زندہ بچے، اس لیے ماں باپ کی آنکھوں کا تارا تھے۔ احمد شاہ ابدالی کے حملے کے وقت اپنی ماں اور نانی کو ساتھ لے کر آگرہ پہنچے اور تاج محل کے قریب مکان میں رہنے لگے۔ نظیر کی ابتدائی تعلیم کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ملتیں، تاہم وہ عربی، فارسی، ہندی اور ہندوستان کی کئی دوسری زبانیں جانتے تھے۔ ان کا مزاج قلندرانہ تھا۔ اسی مزاج کی وجہ سے وہ امرا اور بادشاہوں کے درباروں سے دور رہے۔ نواب سعادت علی خان نے انھیں لکھنؤ بلوایا، وہ نہ گئے۔ اسی طرح بھرت پور کے رئیس کی دعوت بھی ٹھکرا دی۔ مقبرہ میں کچھ عرصہ معلم رہے مگر جلد ہی نوکری چھوڑ کر آگرہ آگئے اور سترہ روپے ماہوار پر لالہ بلاس رام کے بچوں کے اتالیق ہو گئے۔ نظیر نے طویل عمر پائی۔ آخری عمر میں فالج کے عارضے میں مبتلا ہوئے اور اسی بیماری کے باعث انتقال کیا۔

نظیر اکبر آبادی نے میر و سودا، ناسخ و آتش اور انشاء، حرّات کا زمانہ دیکھا، مگر اپنی آزاد طبیعت کے باعث، سب سے الگ رہے۔ ان کی شاعری عوامی ہے۔ انھوں نے اپنے قریب و جوار کے ماحول، اپنے عہد کے رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کو بڑی عمدگی کے ساتھ اپنی شاعری میں ڈھالا ہے۔ انھوں نے شعر و سخن کے لیے ایسے موضوعات کا انتخاب کیا، جن کا تعلق براہ راست عوام الناس، بالخصوص غریب اور مفلس طبقے سے ہے۔ ان کی نظموں میں مناظر فطرت، مذہبی تہوار، سماجی رسوم، میلوں ٹھیلوں، جانوروں حتیٰ کہ پھلوں اور سبزیوں کا جابجا ذکر دکھائی دیتا ہے۔ انھوں نے اردو نظم گوئی کے دامن کو وسیع کیا اور طویل اخلاقی اور اصلاحی نظمیں لکھیں۔ ان کے علاوہ مناظر فطرت، موسموں اور تہواروں پر ان کی نظمیں پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ نظمیں ان کے غیر معمولی مشاہدے اور زندگی کے گہرے تجربوں کی عکاس ہیں۔ نظیر کی زبان عام فہم اور سادہ ہے۔ ان کی شاعری کا کلیات اردو ادب میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔



آدی نامہ

تدریسی مقاصد

- طلبہ کو نظیر اکبر آبادی کی عوام دوست فکر سے روشناس کرنا
- سماجی نا انصافی، امیر، غریب کی تفریق کا شعور دینا
- نظیر اکبر آبادی کی عوامی شاعری اور ان کے موضوعات پر روشنی ڈالنا
- مجاز مرسل اور کنایہ کا تصور واضح کرنا

دنیا میں پادشا ہے، سو ہے وہ بھی آدی
اور مفلس و گدا ہے، سو ہے وہ بھی آدی
زوردار، بے نوا ہے، سو ہے وہ بھی آدی
سعادت جو کھا رہا ہے، سو ہے وہ بھی آدی
کلبے جو مانگتا ہے، سو ہے وہ بھی آدی
ابدا ل و قطب و غوث و ولی آدی ہوئے
منکر بھی آدی ہوئے اور کُفر کے بھرے
کیا کیا کرشمے کشف و کرامات کے کیے
حتی کہ اپنے زہد و ریاضت کے زور سے
خالق سے جا ملا ہے، سو ہے وہ بھی آدی

فرعون^(۱) نے کیا تھا جو دعویٰ خدائی کا
شداد^(۲) بھی بہشت بنا کر ہوا خدا
نمرود^(۳) بھی خدا ہی کہاتا تھا بر ملا
یہ بات ہے سمجھنے کی آگے کہوں میں کیا

یاں تک جو ہو چکا ہے، سو ہے وہ بھی آدی

(۱) فرعون، مصر کا بادشاہ مگر راہ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی خدائی کو لاکارا، آخر کار فرق آب ہو کر مرا۔

(۲) شداد نے بارخ ارم کے نام سے جنت ارضی بنائی تھی۔

(۳) نمرود بادشاہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کا حکم دیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا لیا۔ نمرود کا بہت عبرت ناک انجام ہوا۔

یاں آدمی پہ جان کو وارے ہے آدمی

اور آدمی ہی تیغ سے مارے ہے آدمی

پگڑی بھی آدمی کی ، اُتارے ہے آدمی

چلا کے آدمی کو پکارے ہے آدمی

اور اُن کے دوڑتا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

اشراف اور کینے سے لے شاہ تا وزیر

ہیں آدمی ہی صاحب عزت بھی اور حقیر

یاں آدمی مُرید ہیں اور آدمی ہی پیر

اچھا بھی آدمی ہی کہاتا ہے اے نظیر

اور سب میں جو بُرا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

(کلیاتِ نظیر)

نظم ”آدمی نامہ“ کے متن کی روشنی میں درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

- i نظم ”آدمی نامہ“ کس ہیئت میں تخلیق کی گئی ہے؟
- ii فرعون، شذا اور نمرود کون تھے اور ان کی وجہ شہرت کیا رہی ہے؟
- iii دنیا میں امیر و غریب اور اعلیٰ و ادنیٰ کا فرق کیوں ہے؟
- iv ”زُہد و ریاضت“ کی وضاحت کریں۔
- v ”پگڑی اُتارنا“ قواعد کی رُو سے کیا ہے؟ اس جملہ کا مطلب بھی لکھیں۔

درست جوابات کی نشان دہی کریں:

عوامی

(د)

درباری

(ج)

کلاسیکی

(ب)

رومانوی

(الف)

نظم ”آدمی نامہ“ کا بنیادی موضوع ہے:

جزا و سزا

(د)

تقریباً اسی

(ج)

دین و مذہب

(ب)

عشق و محبت

(الف)



”اعلیٰ، اوتی“ کی تقسیم ہے:

iii

قانونی

(د)

سماوی

(ج)

قدرتی

(ب)

فطری

”پگڑی اتارنا“ کا مطلب ہے:

iv

سرنیگا کرنا

(د)

مذاق کرنا

(ج)

عزت بگاڑنا

(ب)

دھوکے سے مال لینا

”جان وارنا“ قواعد کی رُو سے ہے:

v

ترکیب لفظی

(د)

محاورہ

(ج)

روزمرہ

(ب)

ضرب المثل

نظم ”آدی نامہ“ کا اپنے الفاظ میں خلاصہ تحریر کریں۔

3

درج ذیل الفاظ و تراکیب کے معانی لغت سے تلاش کر کے لکھیں:

4

حقیر

اشراف

تغ

نمروذ

کشف و کرامات

منکر

دیے گئے الفاظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں:

5

(شداد، فرعون)

_____ نے کیا تھا جو دعویٰ خدائی کا

i

(نعمت، کھانا)

_____ جو کھا رہا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

ii

(مالک، خالق)

_____ سے جا ملا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

iii

(فقیر، گدا)

_____ اور مفلس و _____ ہے سو ہے وہ بھی آدمی

iv

(بارہا، برملا)

_____ نمروذ بھی خدا ہی کہا تھا

v

نظم ”آدی نامہ“ کے قوافی اور ردیف کی فہرست تیار کریں۔

6

ان الفاظ پر اعراب لگا کر حلقہ واضح کریں:

7

کفر

صاحب

اشراف

نمروذ

قطب

نعمت



کالم ”الف“ میں دیے گئے الفاظ کو کالم ”ب“ کے مترادف الفاظ سے ملائیں۔

کالم: الف	کالم: ب
بادشاہ	جنت
مُفلس	تقویٰ
بہشت	شمشیر
تنج	قلّاش
جھوٹ	سلطان
زہد	دروغ

مجاز مرسل

اگر کسی لفظ کو حقیقی یا لغوی معنی کے بجائے غیر حقیقی یا مرادی معنوں میں استعمال کیا جائے اور حقیقی و مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق نہ ہو، مگر کوئی تعلق ضرور ہو اور کسی ایک چیز کا نام لے کر مراد کوئی دوسری چیز لی جائے تو اسے مجاز مرسل کہا جائے گا۔ اس کی کئی صورتیں ہیں مثلاً: جزو کہ کرکل مراد لینا، نکل کہ کر جزو مراد لینا، ظرف کہ کر مظهر مراد لینا، سبب کہ کر مسبب مراد لینا وغیرہ۔

مثالیں

- (الف) فاتحہ پڑھیے۔
اس سے مراد پوری سورۃ الفاتحہ ہے، نہ کہ صرف لفظ فاتحہ۔
- (ب) احمد بکلی سے آٹا پسوا لایا۔
گندم پسوائی جاتی ہے اور یہاں ”آٹا“ سے مراد گندم ہے۔
- (ج) گری ٹوٹ گئی ہے۔
کری کا کوئی ایک حصہ ٹوٹا ہوگا۔
- (د) آگ جل رہی ہے۔
حالاں کہ کڑیاں جل رہی ہوتی ہیں۔
- (ه) دودھ آگ پر رکھ دیں۔
اس سے مراد دودھ نہیں، بلکہ دودھ کا برتن چولھے یا آگ پر رکھنا ہے۔
- (و) قلمی حاتمہ کی یاد آ رہی ہے۔
قلم کا لفظ علم اور اہل علم کو بیان کرتا ہے، لہذا اس سے مراد اہل حرب ہیں۔

کنایہ

کنایہ کے لغوی معنی بات کو چھپا کر کرنے کے ہیں۔ کنایہ ایسے لفظ یا الفاظ کے مجموعے کو کہا جاتا ہے، جو مجازی یا غیر حقیقی معنوں کے لیے استعمال کیے جائیں، مگر اصل اور حقیقی معنوں میں بھی یہ الفاظ استعمال کیے جائیں تو بھی درست معانی دیں۔ لیکن کنایہ کی خوبی ہے۔ جیسے:

(الف) اس کو کالے نے کاٹا۔

• کالا یہاں سانپ کا کنایہ ہے۔

(ب) اپنے سفید بالوں کا ہی کچھ خیال کرو۔

• سفید بال یہاں بڑھاپے کے لیے کنایہ ہیں۔

(ج) جب سے چوٹھا ٹھنڈا ہوا، کسی رشتے دار نے خبر نہ لی۔

• چوٹھا ٹھنڈا ہونا غربت کے لیے کنایہ ہے۔

(د) وہ بڑا تنگ دل ہے۔

• تنگ دل کنوں کوئی کے لیے کنایہ ہے۔

منجس

ایسی نظم جس کے ہر جملہ میں پانچ مصرعے ہوتے ہیں۔ نظیر اکبر آبادی کی زیر مطالعہ نظم ”آدمی نامہ“ منجس کی مثال ہے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ فرضی طور پر نظیر اکبر آبادی کے نام ایک خط لکھیں جس میں عہدِ حاضر کی سماجی برائیوں کا تذکرہ کیا گیا ہو۔ یہ خط اپنی جماعت میں سنائیں۔
- طلبہ نظم ”آدمی نامہ“ کا کوئی ایک بند یاد کریں اور زبانی سنانے کی مشق کریں۔
- طلبہ نظم ”آدمی نامہ“ کی روشنی میں ”اچھے اور مثالی انسان“ کی خصوصیات پر ایک چارٹ تیار کریں اور جماعت میں آویزاں کریں۔
- جماعت کے کمرے میں ”فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا“ کے موضوع پر مذاکرہ کریں۔

اشاراتِ تدریس

- نظیر اکبر آبادی کے عہد اور ان کے شعری اسلوب پر کلیدی گفت گو کریں۔
- طلبہ سے ماضی اور حال کے آئینے میں سماجی مسائل کے حوالے سے سوالات کریں اور ان سے جوابات بھی اخذ کرائیں۔
- طلبہ کو خود احتسابی کی ترغیب دیں۔
- طلبہ کو نظم کی آڈیو ریڈ اور یوٹیوب کارڈنگ سنائیں۔
- طلبہ کو زیر مطالعہ نظم کے حوالے سے اہم تعلیمات یعنی ”باغِ ارم“ اور ”آتشِ نمرود“ وغیرہ سے روشناس کرائیں۔